



4623CH07

کچھوا اور تالاب

ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے جب درندے مل جل کر رہا کرتے تھے۔ سنا ہے کہ اس زمانے میں وہ ایک دوسرے کی باتیں بھی خوب سمجھ لیتے تھے۔ ایک سال بارش بالکل نہ ہوئی، تمام ندی نالے اور تالاب سوکھ گئے۔ پانی کی کمی سے



جانور مرنے لگے۔ جانوروں کا یہ حال دیکھ کر شیر نے تمام جانوروں کا ایک جلسہ کیا۔ جلسے میں مختلف جانوروں نے تقریریں کیں، یہ بحث ہوئی کہ ایسی کیا ترکیب کی جائے کہ پانی کی کمی سے جانور نہ مریں۔ ”ہمیں کسی ایسے ملک میں جانا چاہیے جہاں اس خشکی کا ڈر ختم ہو جائے۔“ لنگور بولا۔

یہ سُن کر کچھو افور اُبولاً: ”مگر بھئی میں تو اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتا، میں تو مر جاؤں گا۔“
 ”اچھا تو پھر یہ خشکی کا زمانہ ہمیں سو کر گزارنا چاہیے۔“ سانپ نے رائے دی۔
 ”لیکن ہم اتنے دن کیسے سو سکتے ہیں۔“ خرگوش نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

آخر میں یہ بات سامنے آئی کہ سب لوگ مل کر ایک تالاب کھودیں۔ بارش کے موسم میں تالاب بھر جایا کرے گا اور اس طرح سے پانی کی کمی دور ہو جائے گی، سب نے یہ بات مان لی اور یہ طے ہوا کہ اگلے دن سے تالاب کی کھدائی کا کام شروع کیا جائے۔ سب سے پہلے جنگل کا راجا اس کام کو شروع کرے گا اور پھر باری باری سب اس میں



ہاتھ لگائیں گے۔ آخر میں گیدڑ اس کام کو پورا کرے گا۔
 کھدائی کا کام شروع ہو گیا۔ جب کام ختم ہونے کو آیا اور گیدڑ کی باری آئی تو وہ کہیں نظر نہ آیا۔ تالاب تو پورا ہونا

ہی تھا اس لیے گیدڑ کا انتظار نہ کر کے اُسے پورا کر لیا گیا۔ چند دن کے بعد ہی بہت زور کی بارش ہوئی۔ پورا تالاب پانی سے بھر گیا۔ تالاب کے بھرنے پر پھر جلسہ بلایا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جن جانوروں نے تالاب کی گھدائی کی ہے وہی جانور یہاں آکر پانی پی سکتے ہیں۔

گیدڑ تو کام سے جان چڑا کر چھپا چھپا پھر ہا تھا اس جلسے میں شریک نہ ہوا لیکن اُس نے جھاڑیوں میں چھپ کر تمام باتیں سن لیں۔ اس نے سوچا کہ اُسے سامنے نہیں آنا چاہیے اور چھپ کر پانی پینا چاہیے۔

دوسرے روز وہ صبح اٹھا اور دوسرے جانوروں کے پہنچنے سے پہلے تالاب پر پہنچ گیا۔ اس نے خوب جی بھر کر پانی پیا۔ پھر یہ طریقہ اختیار کر لیا کہ صبح اٹھتا اور چوری چوری پانی پی کر بھاگ جاتا۔ کچھ دنوں تک تو کسی کو پتہ بھی نہ چلا۔ پھر تو وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگا۔ ایک دن وہ پانی پینے کے بعد تالاب میں نہاتا رہا۔ اُس کے نہانے سے تالاب کا پانی گندہ اور مٹایا ہو گیا۔

جب دوسرے جانور پانی پینے آئے تو انھوں نے تالاب کو گندایا۔

یہ کس کی حرکت ہے؟ شیر غزایا۔

”کس نے ہمارے تالاب کو گندہ کیا۔“ سب چیخے۔

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ بڑی دیر کے بعد کچھوے نے کہا: ”دیکھو میں ترکیب بتاتا ہوں کہ ہم کس طرح اس چور کو پکڑیں۔ آپ میری کمر پر موم لپ دیں۔ میں ساری رات تالاب کے کنارے بیٹھ کر چور کا انتظار کروں گا اور اس کو ضرور پکڑ لوں گا۔“

سب نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کچھوے کی کمر پر موم کی تہہ جمادی گئی۔ کچھوا تالاب کے کنارے بیٹھ کر چور کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے اپنا سر، پاؤں اور دم کو خول میں چھپا لیا۔ وہ دُور سے ایک پتھر کی شکل کا نظر آنے لگا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ خول سے منھ نکالتا اور ادھر ادھر دیکھ لیتا کہ کوئی آ تو نہیں رہا، ساری رات انتظار کرنے کے بعد صبح کے قریب اُسے جھاڑیوں میں کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ کچھوا جلدی سے تالاب کے کنارے کھسک گیا اور

پتھر کی مانند بے حس ہو کر بیٹھ گیا۔

گیدڑ روزانہ کی طرح باہر نکلا اور اس نے ادھر ادھر دیکھ کر اطمینان کر لیا کہ اُسے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے۔

جب وہ کچھوے کے قریب آیا تو اُس نے دیکھا کہ ایک خوب صورت سا پتھر پڑا ہوا ہے۔

”پاؤں رکھنے کے لیے یہ کتنا اچھا پتھر ہے۔“ گیدڑ نے سوچا اور اپنے اگلے دونوں پاؤں اس پر رکھ دیے اور گردن جھکا کر پانی پینے لگا۔ سر اٹھا کر آگے بڑھنا چاہا تو پاؤں نہ ہلے اس کے دونوں پاؤں جم گئے تھے۔



”ارے مجھے جانے دو یہ دھوکا ہے یہ چال ہے۔“ گیدڑ چلا یا۔

”صرف تم ہی دھوکا دینا نہیں جانتے۔“ کچھو ابولا۔

”میں تمہارے خول کو توڑ دوں گا۔“ گیدڑ نے دھمکی دی۔

”جو جی چاہے کرو۔“ کچھو ابولا۔

گیدڑ نے جیسے ہی خول پر منہ مارا اس کا منہ خول میں پھنس گیا، کچھو اتالاب سے آگے بڑھنے لگا، گیدڑ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا۔ اس نے اپنے پچھلے پاؤں کو زور سے خول پر مارا مگر یہ کیا اس کے اگلے پاؤں بھی جم گئے کچھو اُسے اسی طرح لے آیا، جب جانوروں نے یہ خبر سنی تو سب گیدڑ کو دیکھنے کو جمع ہو گئے۔



ہر جانور نے اپنے طور پر گیدڑ کو برا بھلا کہا۔ شیر آیا تو اس نے کہا کہ اسے جان سے مار دیا جائے۔ اس کی سزا کا طریقہ یہ طے ہوا کہ بھیڑ یا اس کو دم سے پکڑ کر گھما کر زمین پر دے مارے۔ اگلے دن صبح صبح سب جانور جمع

ہو گئے، گیدڑ بڑا چالاک تھا۔ اسے رات کو جو کھانا ملا اُس کی چربی چھڑا کر اپنی دُم پر چربی مل لی۔
 بھیڑیا آیا اور اس نے اسے دم سے پکڑ کر گھمایا دُم میں چربی لگی ہوئی تھی۔ اس لیے وہ پوری طرح نہ پکڑ سکا اور دُم
 چھوٹ گئی۔ گیدڑ دور جا گرا اور اُٹھ کر بھاگ گیا۔ سب جانور دیکھتے رہ گئے۔
 اس دن کے بعد سے پھر گیدڑ تالاب پر نہیں آیا۔ مگر آج بھی کچھو تالاب کے کنارے ساری رات بیٹھا رہتا ہے
 تاکہ گیدڑ کہیں سے آ کر پانی کو گندہ نہ کر دے۔

لوک کہانی

سوالات

1. شیر نے تمام جانوروں کو کیوں جمع کیا؟
2. جانوروں نے پانی جمع کرنے کا کون سا طریقہ اپنایا؟
3. تالاب کی کھدائی کس طرح ہوئی؟
4. گیدڑ نے تالاب سے پانی پینے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟
5. کچھوے نے گیدڑ کو کس طرح پکڑا؟
6. گیدڑ کو کیا سزا دی گئی؟